اسلامی نصب العین کے لیے اسلامی اصول پر کام کرنے اٹھے اور کفار سے اس کا مقابلہ یا تصادم اس حیثیت سے پیش آئے کہ یہ اسلام کا کام ہو رہا ہے اور دشمنان اسلام اس کام کو دبا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں فرد تو انفرادی طور پر خود فیصلہ کرے گا کہ آیا اس میں مقابلہ پر ڈٹے رہنے اور مصائب برداشت کرنے کی طاقت ہے یا نہیں؟ اور اس بنا پر اس کو تقیہ کر کے وقتی طور پر اپنے آپ کو ان مظالم سے بچانے کی رخصت حاصل ہے؟ اور اگر جماعت اس حالت میں مبتلا ہو تو پھر یہ رائے جماعتی طور پر قائم کی جائے گی۔ لیکن جو جماعتیں نہ اسلام کے اصول پر قائم ہوئی ہوں، نہ دین کو دنیا میں غالب کرنا ان کا مقصود ہو، نہ کفار سے اسلام کی خاطر ان کو کوئی تصادم پیش آیا ہو، بلکہ اس کے برعکس نظام باطل ہی پر انھوں نے اپنی زندگی کو قائم کیا ہو اور کفار سے ان کی سیاسی کشمکش اسی نظام باطل ہی کے اندر بہتر مقام حاصل کرنے کے لیے ہو رہی ہو تو ان کو آخر قرآن کی دی ہوئی رخصتوں سے فائدہ اٹھانے کا کیا حق ہے۔ اس بنا پر تو پھر کل یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جاپان جو آج امریکہ کے مقابلہ میں تقیہ کر رہا ہے، وہ بھی دراصل قرآن کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

دہریت و مادہ پرستی اور قرآن

سوال: آپ نے اپنے مضمون "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں" میں اصطلاحات اربعہ کے جو معانی بیان کیے ہیں ان سے، جیسا کہ آپ نے خود ذکر فرمایا ہے، یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہ تھی جس کی طرف نبی بھیجا گیا ہو اور اس نے اسے خدا کی ہستی کو تسلیم کرنے یا خدا کو الٰہ و رب یعنی خالق و رازق ماننے کی دعوت دی ہو، کیونکہ ہر قوم اللہ کے فاطر و خالق ہونے کا اعتقاد رکھتی تھی۔ اس سے بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں منکرین خدا یعنی مادہ پرست ملحدین اور دہریوں کا گروہ ناپید تھا۔ حالانکہ بعض آیات سے ان لوگوں کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً: وماھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی وما یھلکنا الا الدھر (جاثیہ) "بس ہماری زندگی تو یہی دنیا کی زندگی ہے کہ مرتے ہیں اور جیتے ہیں ـــــ اور یہ زمانہ (یعنی نظم فطرت) ہی ہمیں ہلاک کرنے والا ہے"۔